والدین کی بد دعا کا اثر ہوتا ہے یا نہیں؟

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1022

تاریخ اجراء: 05 محرم الحرام 1445ھ / 24 جولائی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کی ماں اکثر غصہ کی حالت میں اپنی اولاد کو بد دعا دے دیتی ہو، تو کیا ان بد دعاؤں کا اثر ہو سکتا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاد پر لازم ہے کہ ہرگز ہرگز والدین کی حق تلفی یا انہیں ناراض نہ کرے اگرچہ ماں باپ ان پر ظلم کریں بلکہ ان کی خوشی و رضا حاصل کرنے میں لگی رہے، والدین کی نافرمانی و ناراضگی میں دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔

والدین کو بھی چاہئے کہ اولاد کے حقوق کا خیال رکھیں اور اگر ان کی کسی بات پر غصہ آجائے تو خود کو قابو میں رکھیں اور بد دعائیں نہ دیں کہ اس سے اصلاح کے بجائے مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے اور قبولیت کی گھڑی ہو تو بد دعا کا اثر بھی ظاہر ہو سکتا ہے، اگر بد دعا لگ گئی تو خود انہیں بھی پچھتاوا ہو گا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من أصبح مطيعا في والديه أصبح له بابان مفتوحان من الجنة، وإن كان واحدا فواحدا، ومن أمسى عاصيا الله في والديه أصبح له بابان مفتوحان من النار، وإن كان واحدا فواحدا" قال الرجل: وإن ظلماه؟ قال: "وإن ظلماه، وإن ظلماه، وإن ظلماه" یعنی جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار رہا ہے اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے کہا: اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ فرمایا: اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔" (الجامع لشعب الایمان، باب، حدیث 7538، الجزء العاشر، صفحہ 307، مطبوعہ: ریاض)

فضائل دعا میں ہے:”حالتِ غضب میں بد دعا کا قصد نہ کرے کہ غضب (غصہ) عقل کو چھپا لیتا ہے۔ کیا عجب کہ بعدِ زوالِ غضب خود اس بد دعا پر نادم ہو۔“(فضائل دعا، صفحہ110، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”موقع پر چشم نمائی، تنبیہ، تہدید کرے (مناسب موقع پر سمجھائے اور نصیحت کرے) مگر کوسنا (بد دعا) نہ کرے کہ اس کا کوسنا ان کے لیے سببِ اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ اِفساد (بگاڑ) کا اندیشہ ہے۔“(اولاد کے حقوق، صفحہ25، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تفسیر صراط الجنان میں ہے:”غصہ میں اپنے کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہیے۔ ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگنی چاہیئے، نہ معلوم کون سی گھڑی قبولیت کی ہو اور بعض اوقات ایسے ہو بھی جاتا ہے کہ اولاد کیلئے بد دعا کی اور وہ قبولیت کی گھڑی تھی جس کے نتیجے میں اولاد پر واقعی وہ مصیبت و آفت آجاتی ہے جس کی بد دعا کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کی چیزوں سے اِحتراز ہی کرنا چاہیے۔“(تفسیر صراط الجنان، جلد4، صفحہ292،291 مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم